سی ماؤ، لینن وسٹالن کا کفریہ نظام سوشلزم اور کمیونزم، اسلام کو نہیں لاسکتا۔ اسلام اپنے نام سے آئے گا اور کفر اپنے نام سے۔ جب تک اس سیاسی ناٹک اور فریب کا پردہ چاک نہیں کیا جائے گا، یہ مغالطہ ختم نہیں کیا جائے گا۔ مداریون کی ان پٹاریوں کو کھول کر عوام کے سامنے عریاں نہیں کیا جائے گا۔ جب تک آپ کی قوتِ فکر وعمل ایک نہیں ہوگی، تمام مکاتبِ فکر اسلام کے دستور پر اکٹھے نہیں ہوں گے اسلام نہیں آئے گا۔

جب تک آپ ختمِ نبوت کے بین الافاقی وبین الاقوامی مشترکہ مقصد کے تحت متحد ہو کر کفر پر ضربِ کاری نہیں لگائیں گے، اس ملک میں کیا دنیا میں کسی بھی جگہ اسلامی انقلاب نہیں آسکتا۔ آپ لکھ رکھیں، آپکی مساجد باقی نہیں چھوڑی جائیں گی، مدارس چھین لیے جائیں گے۔ بخارا اور تاشقند کی یاد تازہ کرنے کا پروگرام آؤٹ ہوچکا ہے۔ مولویوں کی لاشیں حجروں سے برآمد کی جائیں گی۔ سب کچھ دھیرے دھیرے لایا جارہا ہے۔ جنہوں نے نہیں سنا وہ سن لیں اور جو سن کر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہیں وہ سوچ لیں۔ ہم نے اپنا فرض ادا کردیا ہے۔ کل اگر تم پر کوئی مصیبت اور عتاب آیا تو ہم جس طرح پہلے اس مسئلہ میں پاکدامن تھے آئندہ بھی ہمارا دامن ان اعتراضات سے پاک ہوگا۔

(خطاب شرکاء جلوس، احرار کانفرنس چنیوٹ)

۲۴مارچ ۱۹۷۲ء"

آپ پاکستان کو پنجابی، سندھی، بلوچی اور سرحدی انگریزوں اور جاگیردار اشرافیہ سے نجات دلانا چاہتے تھے۔ آپ نے اس عظیم کام کے لئے ۱۹۶۹ء میں "عوامی اسلامی متحدہ محاذ" بنایا اور خود کوئی عہدہ لینے سے انکار کردیا۔ آپ کی جدوجہد تھی کہ پاکستان یورپ کے اندھے مقلدوں کے نرغے سے نکل جائے۔ ان کے نزدیک یہ اس وقت تک ممکن نہیں تھا جب تک دینی قوتیں متحد ہو کر ضربِ یداللہی نہیں بن جاتیں!"

حضرت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری آج ہم میں نہیں ہیں مگر ان کا پڑھایا ہوا سبق...... جو جذبۂ صدیقی، درّہ فاروقی، انفاقِ عثمانی، قضاء علی، تدبر حسنی، غیرتِ حسینی اور حلمِ معاویہ سے عبارت ہے...... ہم میں موجود ہے یہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔

ان کا اپنا شعر ہے کہ

ہم نقیبِ خلوص و اسیرِ وفا، ہم نے معیارِ الفت دوبالا کیا
روئیں گے یاد کر کر کے اہلِ نظر، کارنامے ہم ایسے بھی کرجائیں گے